Date:

سوال نمبر ۲:
جواب:

(1) تعارف:

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو عقیدہ آخرت پر نہایت
زور دیتا ہے اور انسان کو اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ وہ اپنی دنیوی
زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے تاکہ اسکی آخرت بہتر ہوسکے
عقیدہ آخرت سے مراد ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا
ہے پھر اصلی زندگی دوبارہ شروع ہوگی۔ پھر ایک دن قیامت
آئی گی اور ساری دنیا تباہ ہوجائی گی۔ ہم اللہ کے سامنے
حاضر ہونگا اور دنیوی زندگی کے بارے میں اس سے
پوچھ گچھ ہوگی۔ اسکے بعد اسکا ٹھکانہ یا تو جہنم ہوگا یا
پھر جنت۔ اس عقیدے کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات
ہیں۔ انسان کے سامنے دنیا کی حقیقت کھل جاتی ہے۔
زندگی کے مقصد سے روشناس ہوجاتا ہے۔ اللہ کی
عبادت میں اضافہ ہوتا ہے۔ احساس ذمہ داری پیدا
ہوتی ہے۔ اخلاق میں بہتری آتی ہے۔ ایثار کا جذبہ پیدا
ہوتا ہے۔ شجاعت پیدا ہوتی ہے اور وغیرہ وغیرہ۔

(2) یوم سزا و جزا کا اسلامی تصور:

یوم سزا و جزا کا جو تصور جو اسلام میں موجود
ہے اس کے بہت سے پہلو ہیں اور بہت سے حقائق
پر مشتمل ہیں۔

(1) دنیا کی فانی زندگی:

اسلام انسان کو یہ بات بتاتا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی
ہے۔ اصلی ٹھکانہ جنت یا دوزخ ہے۔ انسان اس
زندگی کو گزار کر ہمیشہ کے لیے یا تو جنت میں یا
تو دوزخ میں رہے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا

Product of BAREENA
CamScanner

اگر کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبو دے
تو جو پانی اس کی انگلی پر لگا ہوگا وہ دنیا کی زندگی
ہے اور باقی سارا پانی آخرت کی زندگی ہے۔

(ii) قبر کی زندگی پر یقین:

انسان کو اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ قبر مٹی کا
ڈھیر نہیں ہے بلکہ اس کے اندر مرنے کے بعد انسان
نے اپنی زندگی گزارنی ہے۔ سائنس کے دور کو کہتے ہیں
انسان کی وہ زندگی شروع ہوتی ہے۔ مردے کو جب
قبر میں رکھا جاتا ہے تو فرشتے آتے ہیں۔ اس سے
سوال جواب کرتے ہیں۔

(i) قبر کا سوال:

قبر میں انسان سے تین سوال ہوتے ہیں:

(1) تیرا رب کون تھا
(2) تیرا نبی کون تھا
(3) تیرا دین کیا تھا

(ب) قبر جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا:

ان سوالات کا جواب اگر انسان نے ٹھیک دیا تو قبر
میں جنت کے بستر بچھائے جاتے ہیں، جنت
کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں لیکن اگر وہ ان سوالات
کا جواب نہیں دے سکتا تو وہ جہنم کا گڑھا۔ آپ
نے فرمایا:

"قبر کو مٹی کا گڑھا نہ سمجھو یہ تو
جنت کا باغ ہے یا پھر جہنم کا گڑھا"

(iii) قیامت کے دن کا یقین:

ایک دن آئے گا جب قیامت کا زلزلہ برپا ہوگا

Pg No.

یہ دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی۔ زمین پھٹ جائے گی
اور آسمان ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور سمندروں
میں آگ لگا دی جائے گی۔

اذا وقعت الواقعة ليس لوقعتها كاذبة
خافضة رافعة اذا رجت الار...

جب وہ ہونے والا واقعہ ہوگا تو اسے ہونے کو
کوئی ٹال سکتا۔ وہ تہ و بالا کرنے والی چیز ہوگی۔
اس دن زمین کو ایک دم ہلا دیا جائے گا اور
پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح چورا چورا ہو جائیں گے۔

(۶) میدان حشر میں اکٹھا ہونا:

قیامت کے قریب لوگ جو دنیا میں آئے تھے سب
میدان محشر میں اکٹھے ہونگے۔ سورج کم فاصلے پر ہوگا۔
لوگ پریشان ہونگے۔ لیکن نیک لوگ اس دن اللہ
کے عرش کے سائے کے نیچے ہونگے۔

(۷) حساب و کتاب کا عمل کا یقین

انسان اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے اس کی دنیا
کی زندگی کے بارے میں سوال ہوگا۔

① عمر کس مشغلے میں گزاری
② مال کس طرح کمایا
③ اپنے علم پر کیا عمل کیا۔

زمین نے انسان کے پاؤں کھڑے ہوئے ہونگے۔ انسان
کی زبان پر تالہ ہوگا اور جسم کے اعضاء خود بولیں
گے اس نے ان اعضاء کا کس طرح استعمال کیا۔

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل
مثقال ذرة شرا يره

جس نے ذرہ برابر بھی نیک عمل کیا دیکھے گا اور

ہو ذرہ سا برابر بھی نیک عمل کیا ہو دیکھ لے گا۔

(vi) اعمال نامہ ملنا:

انسان کے اعمالوں کو ترازو میں تولہ جائے گا اگر نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوا تو جنتی اور اگر برے اعمال کا پلڑا تو جہنمی۔ اگر اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملا تو کامیاب اور اگر بائیں ہاتھ میں ملا تو ناکام

فاصحب المیمنة ما اصحب المیمنة ۔۔۔

جو دائیں ہاتھ والے ہیں کیا کہنے ان دائیں ہاتھ والوں کا اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں کیا بتائیں وہ بائیں ہاتھ والے کیا ہیں

(vii) جنت اور دوزخ کے چند مناظر:

انسان اگر جنت میں گیا تو نعمتوں کی خوشیاں اسے حاصل ہوں گی۔ فرشتے السلام علیکم کریں گے۔ ہر خواہش پوری ہوگی۔ پھل ہوں گے پرندے کھائے گا۔ اپنی اسی دعوت کرے گے۔ حوروں سے اسکا نکاح ہوگا۔

فی جنت نعیم ۔

وہ نعمتوں کے گھر جنت میں ہوں گے

لیکن اگر انسان جہنم میں گیا تو انسان کو آگ جلائی گی۔ بھوک ستائے گی۔ پیاس رلائے گی۔ سانپ بچھو کاٹیں گے۔

(3) عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

(i) دنیا کی حقیقت سے آشنا:

انسان پر دنیا کی حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ دنیا

Date:

عارضی ہے اصل گھر تو آخرت والا ہے۔ یہاں جو کرے گا اسکا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ آپ نے فرمایا

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(ii) زندگی کے مقصد سے آگاہی

انسان کو اصلی زندگی کا مقصد پتا چل جاتا ہے۔ وہ اس بات کو جان لیتا ہے کہ دنیا میں میرا آنے کا مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا جنت کا حصول ہے اور یہ سب میں اللہ کی عبادت کر کے حاصل کر سکتا ہوں

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
جنوں و انس کو ہم نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

(iii) اللہ کی عبادات میں اضافہ

انسان آخرت کی کامیابی کے خاطر اللہ کی عبادات میں اضافہ کرتا ہے۔ جتنی عبادات کرے گا اور اس عبادات کو بچائے گا اتنی بڑی جنت ملے گی۔ آپ نے فرمایا

"جنت میں انسان کو خوشبوں آئے گی تو وہ پوچھ گا یہ کس چیز کی خوشبوں ہے تو اسے بتایا جائے گا کہ لیرے اور انسان جنتی سے گزرتی ہوئی ہے تو وہ پوچھے گا اس نے کیا عمل کیا یاد ہے تو کہا جائے گا اس نے سبحان اللہ بحمدہ سے اپنا وضو کیا تھا"

(iv) اخلاق میں بہتری آنا:

عقیدہ آخرت سے انسان کے اخلاق میں بہتری آتی ہے

Product of BAREENA

CS CamScanner

انسان ہر ایک سے اچھی طرح ملتا ہے کیونکہ انسان کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اچھے اخلاق بہت اہم عمل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔

"قیامت میں سب سے بھاری عمل اچھے اخلاق کا ہوگا"

(۱۷) صبر کی عادت کا پیدا ہونا:

انسان میں صبر کی عادت پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ آج اگر صبر کیا اور نفس کی غلامی سے بچا تو کل جنت اس سب کے بدلے میں ملے گی۔

ان اللہ مع الصابرین

بے شک صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے

(۷) نفس کی غلامی سے نجات:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نفس کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ وہ صرف اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے کیونکہ اسے اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ اگر نفس کی پیروی کی تو گناہ کرو گا جس کا جواب اللہ کو دینا ہے۔

"کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے نفس کا غلام ہے" ([illegible])

خلاصہ بحث:

اگر اسلام میں غور کیا جائے تو بہت جامع اور مکمل ہے لیکن آج مسلمان کے دل سے آخرت کا خوف نکل چکا ہے اور وہ بہت سی نفس کی بیماریوں میں مبتلا ہو چکا ہے۔ انسان دنیا میں اس قدر مصروف ہو چکا ہے کہ وہ اپنے رب کے لئے فارغ ہی نہیں ہے۔ اس سے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ چند روزہ زندگی ہے اگر اللہ کی عبادت کے نام کر دی تو آگے ہمیشہ کے سکھ ہے

" چار دن کی مانگ کے لائے تھے زندگی
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں "

Date:

سوال نمبر ۳ :-
جواب :-

(1) تعارف :

اسلام زکوٰۃ کا حامل نظام ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کا بہت جامع نظام ہے جو اگر صحیح طریقے سے رائج ہو تو غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کس کس کو نہیں دے سکتے، کس کو دے سکتے ہیں، صاحب نصاب کون ہے، زکوٰۃ کے مصارف سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس نظام زکوٰۃ کے روحانی اثرات یہ ہیں کہ اس سے تزکیہ مال، تزکیہ نفس، نیکی کا حصول، عذاب سے نجات وغیرہ یقینی بن جاتے ہیں۔ اس کے معاشی اثرات یہ ہیں کہ غربت کا خاتمہ ہوتا ہے، ارتکاز دولت ہوتی ہے، اللہ کے راستے میں خرچ ہوتا ہے، معاشی ترقی ہوتی ہے، غربت کا خاتمہ ہوتا ہے اور سرمایہ داری میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے اخلاقی اثرات یہ ہیں کہ بخل اور کنجوسی سے نجات ملتی ہے، احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے، دوسروں کا احساس ہوتا ہے اور عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔

(2) زکوٰۃ کے لغوی اور اصطلاحی معنی:

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہے پاک کرنا اور نشوونما کرنا ہے۔

زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ہر صاحب نصاب مسلمان کو اپنے مال کے ایک سال گزرنے کے بعد جو اپنے مال کا حصہ مصارف زکوٰۃ کو دے تو وہ عمل زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

Date:

(3) زکوۃ کی اہمیت:

واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین
اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطیعوا الرسول
اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔

(4) زکوۃ کی شرائط:

زکوۃ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں
(1) مسلمان ہو
(2) عاقل ہو
(3) صاحب نصاب
(4) قرض دار نہ ہو
(5) تمام واجبات کے بعد زکوۃ ادا کرنی

(5) زکوۃ کا نصاب

	اشیاء	زکوۃ کی رقم	دورانیہ
(1)	دولت	2.5% ہو دولت کی	1 سال گزرنے کے بعد
(2)	قیمتی چیز	ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی پر 2.5%	1 سال گزرنے کے بعد
(3)	فصل پر	فصل اگر بارش کے پانی سے سینچی جائے تو 10% ہوگی فصل کی پیداوار کسی اور پانی سے ہو تو 5% ہوگی	ہر فصل

سوائم	گاؤ نوں پر ایک بکری 30 گائیوں پر 1 سالہ بچھڑا اور 40 گائیوں پر 2 سالہ بچھڑا	1 سال
تجارت	10% فیصد ہو مال تجارت کی	1 سال

(6) زکوٰۃ کے مصارف:-

زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ مصارف زکوۃ وہ لوگ ہیں جن کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ قرآن کی سورۃ توبہ نے آٹھ مصارف کو بتایا ہے

مساکین
انما الصدقات للفقراء والعاملین علیھا و----

بے شک یہ زکوۃ ان کے لیے ہے جو فقیر ہے مسکین ہے اور زکوۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں کے لیے اور وہ جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور گردنیں چھڑانے کے لیے اور قرض دار کو اور اللہ کے راستے میں اور مسافر نوازی کے لیے۔

1. فقیر: جس کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ ہو
2. مسکین: جس کے پاس کچھ نہ ہو لیکن اظہار نہ کرے
3. عاملین: زکوۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں کے لیے
4. تالیف قلب: وہ جو نو مسلمان ہو تو زکوۃ کے ذریعے ان کی مدد کی جاسکتی ہے
5. غارمین: قرض داروں کے قرض بھی اس سے ادا کیا جاسکتا ہے
6. غلام: غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے
7. فی سبیل اللہ: اللہ کے راستے میں
8. ابن السبیل: مسافروں کی مدد کے لیے جو ضرورت مند ہو

Date:

⑦ زکوۃ کن کو نہیں دی جا سکتی؟

زکوۃ مندرجہ ذیل لوگوں کو نہیں دی جا سکتی

1. مشرک کو
2. آل محمد کو
3. دادا دادی کو
4. پوتا پوتی کو
5. بیوی بچوں کو

⑧ زکوۃ کے روحانی اثرات

(i) تزکیہ مال:

زکوۃ سے انسان کے دل میں مال کی محبت ختم ہوتی ہے۔ اس کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ مال اللہ کا ہے۔ اللہ فرماتا ہے

اے محمد! آپ ان کے مال سے صدقہ لیکر انہیں تزکیہ کیجئے

(ii) تزکیہ نفس:

انسان کا نفس اپنے مال سے خوش ہوتا ہے۔ جب مال اللہ کے لیے خرچ ہوتا ہے تو نفس کو چوٹ لگتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اپنی نفس کا غلام بنا ہوا ہے

(iii) عذاب الٰہی سے نجات:

زکوۃ دے کر انسان اللہ کے عذاب سے بچ جاتا ہے

Product of BAREENA

CamScanner

Date:

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اللہ نے قرآن میں سخت وعید سنائی ہے

ولا ینفقونھا الذھب والفضۃ
اور جو لوگ سونے و چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سنا دو

(۷) برکت مال :

زکوٰۃ دینے سے اللہ مال میں برکت ڈالتا ہے۔ تھوڑا مال بھی کافی ہو جاتا ہے۔ انسان قناعت پسند بن جاتا ہے۔

"یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقات"
اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقے کو بڑھاتا ہے

(۹) اخلاقی اثرات :

(i) بخل و کنجوسی سے نجات

زکوٰۃ دے کر انسان بخل و کنجوسی سے بچ جاتا ہے انسان فاول خرچ ہو جاتا ہے۔ دوسروں پر خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"لتسلطان بخیل جابر سے زیادہ سخی نافرمان سے ڈرتا ہے"

(ii) احساس ذمہ داری :

زکوٰۃ دینے کی عادت انسان کو ذمہ دار بناتی ہے۔ وہ اپنے

کر کام کو وقت پر انجام دیتا ہے۔ کسی بھی کام سے کوتاہی نہیں کرتا۔

(iii) دوسروں کے لیے احساسِ محبت

جب انسان معاشرے میں زکوٰۃ دینے کے لیے نکلتا ہے تو اس کے دل میں دوسروں کے لیے احساسِ محبت پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں کو بھوکا پیاسا دیکھ کر انسان کا دل ان کے لیے نرم ہوتا ہے اور وہ کر ان سے محبت کرتا ہے

"جس نے کسی مسلمان کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اس شخص کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دیا جاتا ہے"

(15) سماجی اثرات:

(i) غربت کا خاتمہ

زکوٰۃ سے معاشرے میں غربت ختم ہوتی ہے۔ لوگوں کے پاس پیسہ آتا ہے جس سے وہ اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا
"غربت انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے"

(ii) ارتکازِ دولت کا قلع قمع:

زکوٰۃ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھا ہونے کے بجائے معاشرے کے مستحق لوگوں تک جاتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم
ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مالداروں

میں ہی گردش کرتی رہتی ہے۔

(iii) سرمایہ داری میں اضافہ

انسان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ اگر وہ مال دفن کرے گا اور زکوٰۃ نہیں دے گا تو وہ عذاب الٰہی کا مستحق ہوگا۔ لہٰذا انسان اپنی دولت کو کسی کاروبار میں لگاتا ہے جس سے معاشی ترقی ہوتی ہے

(iv) اللہ کی راہ میں خرچ

انسان کے دل میں دین کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ دین کی سربلندی کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

"اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

خلاصہ بحث

اسلام کا نظام زکوٰۃ بہترین نظام زکوٰۃ و صدقات ہے۔ اگر تمام لوگ کھلے دل سے زکوٰۃ ادا کریں اور سب لوگ جو صاحب نصاب ہیں زکوٰۃ ادا کریں تو اس معاشرے میں کوئی غریب نہیں رہے گا۔ معاشرہ معاشی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگا اور غیر مسلم بھی اسلام کی طرف مائل ہوں گے

Date:

سوال نمبر 3
جواب :-

(1) تعارف:

اسلام کا سیاسی نظام معاشرتی و ثقافتی کا ضامن ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہر پہلو میں اعتدال پر ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر یہ نظام معاشرے میں رائج ہو تو حکمرانوں کا اللہ کا خوف ہوگا کہ عمر اور اللہ ہے اور وہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ حکمران کا چناؤ بہترین طریقے سے ہوگا۔ قانون سازی قرآن و حدیث کے دائرے میں رہ کر ہو گی۔ برائی کا خاتمہ ہوگا اور اچھائی پروان چڑھے گی۔ لوگوں کو ان کے حقوق میسر ہوں گے۔ فلاحی ریاست تشکیل پائے گی۔ اقلیتوں کو ان کے حقوق میسر ہوں گے اور حکمران کا بہترین طریقے سے احتساب ہوگا۔

(2) اسلام کا معاشرتی نظام:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی ہر معاملے میں رہنمائی کرتا ہے۔ سیاسی معاملات میں اسلام اپنے ماننے والوں کو وا کئی احکامات دیتا ہے۔

(3) حاکمیت اعلیٰ اللہ کی:

جب یہ نظام قائم ہوگا تو حکمران کو اس بات کا احساس ہوگا میری طاقت کچھ نہیں ہے بلکہ اصل طاقت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے میرے پاس جو کچھ ہے اللہ کا دیا ہوا ہے اور اللہ جب چاہے یہ نظام چھین بھی سکتا ہے

بیدہ الملکیت وھو علی کل شی قدیر
دنیا کی حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

Product of BAREENA
CamScanner

اس لیے حکمران کے دل میں اللہ کا خوف قائم ہو جاتا ہے اور وہ ظلم و ستم سے بچ کر حکمرانی کرنے لگتا۔

(4) حکمران خلیفۃ اللہ ہے:

اسلامی سیاسی نظام کی ایک خصوصیات یہ بھی ہے کہ اس میں جو حکمران ہو وہ اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نائب ہے ہے۔ اس نے اللہ کا حکم پورا کرنا ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے سفیر ہے اس سے معاشرے میں کوئی بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔ حکمران ظلم و جبر سے بچے گا اور لوگ خوشی سے زندگی گزاریں گے۔ قرآن میں اللہ نے اسکو کچھ یوں فرمایا ہے

واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بھیجنے جا رہا ہوں

(5) حکمران کی بہترین تقرری:

اسلامی سیاسی نظام حکمران کی تقرری کا نظام شوریٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے

وامرھم شوریٰ بینھم

اور آپس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرو

شوریٰ کے لوگ انتہائی قابل سوچ بوجھ رکھنے والے لوگ ہی ایماندار، تجربہ کار ہوتے ہیں۔ وہ کسی اعلیٰ اور قابل کو ہی امت کا حکمران بنائیں گے۔ اس سے قومیں ترقی کریں گی، ہر کوئی خوش ہوگا اور خوشحالی وجود میں آئے گی

Date:

(6) قانون سازی قرآن و حدیث کے ماتحت

حکمران اگر قانون سازی کرتا ہے تو قرآن و حدیث کے ماتحت کرتا ہے تو ماضیاں کی ... گنجائش ہے۔ حکمران اس بات کا پابند ہے کہ وہ قرآن و حدیث کے دائرے سے باہر نہ جائے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

"اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو"

اس طرح حکمران کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتا جس سے لوگوں کا استحصال ہو۔

(7) نیکی کا حکم اور برائی سے منع :

حکمران ہمیشہ اس بات کو ملحوظ رکھتا ہے رعایا کو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے

"جب ہم نے انہیں دنیا پر حکمرانی دیتے ہیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں"

اس سے معاشرے سے برائیاں مٹ جاتی گی۔ ہر کوئی محفوظ ہوگا۔ ہر جگہ امن ہوگا۔ معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

(8) حقوق کا تحفظ

اسلامی سیاسی نظام اس بات کا ضامن ہے کہ لوگوں کے حقوق کی حق تلفی نہ ہو۔ لوگوں کی جان، مال، عزت سب کچھ محفوظ ہو۔ ... جس کسی کا حق مارا گیا ہو

Date:

تو حکمران اسکو وہ حق دلاتا ہے۔ مظلوم کے بارے میں اللہ کے نبی نے فرمایا

"مظلوم کی بددعا سے بچو"

"کفر کا نظام تو چل سکتا ہے لیکن ظلم کا نہیں"

14) فلاحی ریاست کی تشکیل

اسلامی سیاسی فلاحی ریاست کی تشکیل کا ضامن ہے جہاں لوگوں کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے کوئی بھوکا نہ ہو۔ ہر ایک کے پاس زندگی گزارنے کا سامان ہو۔ آپ نے فرمایا

"اگر کسی رات ایک فرد بھی بھوکا سویا اور بغیر کھائے گزر گیا تو قیامت کے روز سارا معاشرہ اللہ کے سامنے حاضر ہو گا"

15) اقلیتوں کے حقوق کی فراہمی:

اسلام کے سیاسی نظام میں اقلیتوں کی اہمیت ہے۔ ان کے حقوق کا تحفظ اسلامی حکمران کی اولین ذمہ داریوں میں سے ہے۔ انکو ہر طرح کے حقوق کی فراہمی حکمران کی ذمہ داری ہے۔ انکو سماجی تحفظ اور مذہبی آزادی یقینی بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا:

"جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے!!"

Product of BAREENA

CamScanner

Date:

(11) **خلاصہ بحث**

اسلامی سیاسی نظام ایک ایسا نظام ہے جسے اگر معاشرہ
میں رائج کیا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا
ہے۔ لیکن افسوس کہ آج یہ نظام کہیں مسلمان ممالک
میں میسر نہیں ہے۔ ہر کوئی اس نظام میں تبدیلیاں کرنے
بیٹھا ہے۔ اس لیے ہر مسلم اس احسن نظام سے نا آشنا
ہے جس نے انکو دخول رہا ہوا ہے اسلام کہیں

Date:

سوال نمبر 6:۔
جواب:۔

① تعارف:

خطبہ حجۃ الوداع آپ ﷺ کا آخری خطبہ ہے جو انہوں نے حج کے موقع پر دیا۔ اس خطبے میں نبی ﷺ نے انسانوں کے حقوق کے بارے میں دنیا کو روشناس کیا۔ مساوات کا حق، حقوق کی ادائیگی، جان کا حق، مال کا حق، افراد معاشرہ کا حق، عورتوں کا حق، لوگوں کا حق، صاحب کا حق قرض کی ادائیگی کا حق ہر سب انسانی حقوق کو نبی ﷺ نے اس خطبے میں ارشاد فرمایا۔ پھر نبی ﷺ اس آخری خطبے میں لوگوں کے حقوق کو بیان کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا انکو کھلاؤ پلاؤ اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔

② مساوات کا حق:

اس خطبے نے مساوات کو یقینی بنانے کے بارے میں فرمایا
"لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو"

③ حقوق کی ادائیگی کا حق:

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایسی حالت میں آخرت میں پہنچو کہ دنیا کا بوجھ تمہارے گردن پر لدا ہو اور لوگوں کے پاس سامان آخرت ہو۔ جان لو اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرنے والا"

CamScanner

④ **جان کا حق:**

آپ نے فرمایا

"تمہاری جان اور مال ایک دوسرے پر حرام ہے۔ ان کی اہمیت ایسی ہے جیسے اس دن کی، اس ماہ مبارک کی اور شہر مکہ کی؟"

⑤ **مال کا حق:**

آپ نے فرمایا

"امانت اگر رکھوائی جائے تو امانت رکھوانے والوں کو ان کی امانت لوٹا دو"

⑥ **غلاموں کا حق:**

آپ نے فرمایا

"غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، ہاں اللہ سے ڈرو۔ ان کو کھلاؤ، پلاؤ اور مت مارو"

⑦ **قرض کا حق:**

آپ نے فرمایا

"اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ لہذا اب تم کسی کے لیے وصیت نہ کرو"

⑧ **لوگوں کا حق:**

آپ نے فرمایا:

"مجھے اس بات سے منسوب کیا جائے گا جو فیصلے بستر پر وہ حکم کے تھا"

⑨ قرض کی ادائیگی کا حق:

آپ نے فرمایا:

"قرض قابل ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس لوٹائی جائے"

⑩ مردوں کا حقوق

آپ نے مردوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا کہ

"ان کا حق جو حق میں بیوی کسی ایسے کو اپنے پاس نہ بلائے جیسے یہ (شوہر) ناپسند سمجھتا ہو ان کی اجازت کے بغیر مال خرچ نہ کرے اور کوئی کام کھلا بے حیائی کا نہ کرے"

⑪ عورتوں کا حقوق:

آپ نے خطبہ میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں خاص اہمیت دلائی۔ آپ نے فرمایا

"ان کو کھلاؤ، پلاؤ اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"

خلاصہ بحث

آپ نے پوری دنیا کو انسانی حقوق اس خطبہ کے

دل کے لیے لکھا ہیں۔ آج دنیا کی بڑی قومیں اس خطبے
کو اپنا منشور بنا کر اچھے معاشرے تشکیل دینے کی کوشش کرتی
ہے۔ اسی خطبہ کے اصولوں پہ عمل کیا اور مغربی
معاشرہ آج جا کر ان حقوق کو پہچانا ہے۔ لیکن کسی بھی
اسلامی ممالک اس خطبہ پر پوری طرح عمل نہیں
کیا جا رہا ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ اور حق تلفی
ہو رہی ہے۔